Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 9-فروری 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 30 | سوموار 10 شوال 1418ھ 9 تبلیغ 1377ہش 9 فروری 1998ء

اللہ تعالیٰ نفع رساں وجود کی عمر دراز کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 395)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مد نظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی (عبادت) ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں، تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

خدا کے صاف ستھرے بندوں کی تلاش کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پہلی نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جن کو آپ خدا کے رستے کی طرف بلاتے ہیں ان میں خوبیوں کی تلاش کریں بلکہ ان کو چاہیں جو اچھے ہیں۔ کی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ کج بحثوں اور ضدی لوگوں سے یا بد اخلاق لوگوں سے کئی داعی الی اللہ سر ٹکراتے رہتے ہیں، ساری عمر ان کی یہ سر ٹکراتے گذر جاتی ہے اپنا سر پھوڑتے ہیں اور اس کے سر میں کچھ داخل نہیں کر سکتے اس لئے خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پس اس مضمون کو اور آگے بڑھائیں اور پھیلائیں تو پھر یہ حکمت عملی ہمارے سامنے آئے گی کہ تمہیں لازماً حسن کی تلاش کرنی ہے تاکہ اسے چمکاؤ اسے اور زیادہ کرو اور ایسا کر دو کہ اللہ کی پیار کی نظر اس پر پڑنے لگے۔ جب خدا کی نظر اس پر پڑے گی تو پھر تم ایک طرف ہو جاؤ اس نے آنا ہی آنا ہے۔ اور بلاتے تو تم ہو مگر وہ لبیک کہے گا خدا کی آواز پر (-) کی تمہاری آواز پر۔ تو داعی الی اللہ کا یہ غرور بھی توڑ دیا کہ ہم نے بلایا تھا اس لئے وہ احمدی ہو گیا، ہم نے دعوت دی تھی اس لئے اس نے حق کو قبول فرمایا۔ (-)

تو اس لئے دعوت الی اللہ والے کے لئے (-) عظیم حکمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ اگر آپ ان کی تہہ میں اتر کر دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ حکمتوں کے سمندر ہیں جو (کلام الٰہی) کی چھوٹی چھوٹی آیات میں جو کوزے سے بھی چھوٹی ہیں ان میں آپ کو بھرے ہوئے اور موجیں مارتے ہوئے دکھائی دینے لگیں گے۔ تو پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ آپ نے حسن کی تلاش کرنی ہے اور حسن ہر انسان میں موجود ہوتا ہے لیکن بعض میں زیادہ بعضوں میں کم۔ تو حسن کا متلاشی پہلے تو زیادہ حسن کی طرف جایا کرتا ہے نہ کہ کم حسن کی طرف کم حسن کی طرف تو تب جاتا ہے جب زیادہ حسن ملے نہ۔ اگر سونے کی ڈلیاں ریت پر بکھری پڑی ہوں تو [illegible] کے اندر جو ریت کے ذروں کی طرح سونا ملا ہوا ہوتا ہے اس کے کھوج میں بھی وہ وقت ضائع نہیں کرے گا پہلے وہ ڈلیوں کو چنے گا جب ڈلیاں ختم ہو جائیں پھر ریت کی باری آتی ہے پھر ان باریک ذروں کی تلاش ہوتی ہے پھر اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے گڑھے کھودنے پڑتے ہیں۔ ان میں پانی ڈال کر یا نہروں کے پانی کا رخ اس طرف پھیر کر ان میں وہ ریت کو ڈالتے اور بار بار کھنگالتے ہیں یہاں تک کہ سونا الگ اور ریت الگ، محنت پھر بھی وہ کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ چونکہ تھوڑا سونا ہے نسبتاً زیادہ محنت کرنی پڑے گی اس لئے چھوڑ ہی دو۔ تو آپ نے چھوڑنا تو ہے نہیں آپ کو چھوڑنے کا حکم ہی نہیں ہے۔ حکم یہ ہے کہ حسن کی تلاش کرو ایسا حسن جس پر اللہ کی نظر پڑنے لگے اور اس مضمون کے لئے اگلی آیت اس مضمون کو جیسا کہ مزید بڑھائے گی' اس مضمون کے لئے نہیں اس مضمون کو سمجھنے کے لئے اگلی آیت یا اس آیت کا اگلا ٹکڑا ہے وہ اس کو خوب روشن کر دے گا جب ہم وہاں تک پہنچیں گے، لیکن نصیحت کے طور پر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ پہلے خدا کے اچھے صاف ستھرے بندوں کی تلاش کریں وہاں سے دعوت الی اللہ شروع کریں تھوڑے وقت میں آپ کو زیادہ پھل ملے گا۔ اور ایسے سعید فطرت بھی بندے ہوتے ہیں جن کو اگر آپ نہ بھی کہیں تو اللہ ویسے ہی بلا لیتا ہے۔

(از خطبہ 15۔ نومبر 1996ء)

○○○

درخواست دعا

○ مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ اینجو گرافی کے لئے راولپنڈی گئے ہیں۔ مورخہ 9 فروری کی تاریخ اس مقصد کے لئے مقرر ہوئی ہے۔ جملہ احباب سے علاج کے کامیاب ہونے اور کامل صحت یابی حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ کے بڑے بھائی مکرم محمود ایاز صاحب اوسلو ناروے میں گردے کی شدید تکلیف سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ عزیزہ عطیۃ الودود بنت مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا نکاح عزیز مکرم نعیم احمد ولد چوہدری سعید احمد صاحب آف وینکوور کینیڈا کے ساتھ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے 15000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں 31 جنوری 1998ء کو بعد عصر پڑھا۔

عزیزہ عطیۃ الودود مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آف بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ کی پوتی ہیں اور عزیز نعیم احمد مکرم چوہدری سکندر علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد ناصر صاحب ابن محترم مولانا محمد صدیق گورداسپوری صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کو 8۔ جنوری 1998ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے ملیحہ ناصر عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم نصیر احمد صاحب آف اسلام آباد کی نواسی ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم رانا محمد عامر صاحب کو مورخہ 97-12-23 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ ازراہ شفقت حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وجیہہ نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم رانا محمد اجمل صاحب آف ریواز گارڈن لاہور کی پوتی اور مکرم اقبال احمد نجم صاحب سابق مربی سپین و جنوبی و وسطی امریکہ کی پہلی نواسی ہے۔ درخواست دعا ہے۔

تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9 تبلیغ 1377 ھش 9 فروری 1998ء

نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی وجہ

انسان کا دل تو یہ چاہتا ہے کہ وہ جو چاہے کرے۔ وہ اپنی آزادی کو اس طرح استعمال میں لانا چاہتا ہے کہ اسے اچھائی اور برائی کی کوئی تمیز نہ ہو اور جو اس کے دل میں آئے وہ کرتا چلا جائے۔ لیکن جب وہ اس پر غور کرتا ہے تو اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اسے اچھے کام کرنے چاہئیں اور برے کاموں سے بچنا چاہئے۔ کسی وقت دل نہ بھی چاہے تو اسے مجبور کر کے اچھا کام کرنا چاہئے۔ اور کسی وقت دل چاہے بھی کسی برے کام کے لئے تو اسے مجبور کر کے اسے روکے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ مجبور کیوں کرے اپنے آپ کو۔ اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں یا جس بات کے کرنے سے گریز کرتے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو کیا کچھ پسند ہے اور کون سی بات ناپسندیدگی کا باعث بنتی ہے۔ اگر یہ وجہ ہمارے سامنے نہ ہو تو انسان کی آزادی کو نکیل ڈالنے والی کوئی اور چیز ہے ہی نہیں۔ وہ از خود تو صرف اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ جو کچھ مجھے اچھا لگتا ہے وہ میں کروں گا۔ یہ نہیں کہ کون سی بات اسے کیوں اچھی لگتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے غور کرنے سے انسان اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ اچھا وہ کچھ ہے جو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اچھا ہے اور جسے وہ اچھا نہیں کہتا یا جسے خاص طور پر وہ برا کہتا ہے وہ برا ہے۔

پس ہمارے اعمال کی بنیاد نہ ہماری آزادی کا جذبہ ہونا چاہیے نہ ہماری اپنی خواہشات بلکہ خدا تعالیٰ کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی ہمارا معیار ہونا چاہئے اور ایسا کرنے کے لئے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ پر ایمان ہو۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں اس کے لئے اس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی کیا معنی رکھتی ہے۔ اور ایمان حاصل کر لینے کے بعد سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہم اس بات کا علم حاصل کریں کہ اسے واقعی کیا کچھ پسند ہے۔ کیا کچھ اس کی ناپسندیدگی کا باعث بنتا ہے کیونکہ محض یہ بات مان لینا یا اس بات پر ایمان لے آنا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے ہمیں نہ نیکیوں پر مائل کر سکتا ہے نہ برائیوں سے بچا سکتا ہے۔ جب تک یہ نہ پتہ چلے کہ خدا تعالیٰ کس بات کو نیکی کہتا ہے اور کس کو برائی۔ کیونکہ جب اس بات کا ہمیں پتہ چل جائے اور ہمارے دل میں ایمان ہو تو ہم یقیناً نیکیاں ہی کریں گے۔ اور برائیوں سے بچیں گے۔

پس یہ دو باتیں انسان کی زندگی کو راہ راست پر لگانے کے لئے نہایت ضروری ہیں کہ خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لایا جائے اور اس کی صفات سے آگاہی حاصل کی جائے۔ اور ہمیں اس بات کا علم ہو کہ اسے کون سی بات پسند ہے اور کون سی ناپسند۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دونوں باتیں عطا فرمائے۔ آمین

قاری کا احترام ہے لازم مدیر پر
چلتا نہیں اگرچہ وہ اس کی لکیر پر
باتوں کو سن کے سوچ کے کرتا ہے اختیار
دیتا ہے داد خوب رخِ دلپذیر پر
کچھ لوگ جو نشانہ سے رہ جائیں دور دور
غصہ نکال لیتے ہیں۔ وہ اپنے تیر پر

ابو الاقبال

قرارداد تعزیت

بروفات حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

یہ اطلاع گہرے دکھ کے ساتھ سنی گئی کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بڑے بیٹے اور حضرت امام جماعت الثانی کے داماد اور حضرت امام جماعت الرابع کے عم زاد برادر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان و ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ مورخہ 10۔ دسمبر 1997ء کو بعمر ساڑھے چھیاسی سال وفات پا گئے ہیں۔

صاحبزادہ صاحب موصوف امامت اولیٰ کے زمانہ میں مورخہ 13۔ مارچ 1911ء کو پیدا ہوئے تھے۔ اس لحاظ سے خاندان حضرت بانی سلسلہ میں اب تک سب سے لمبی عمر آپ نے پائی ہے۔

آپ نہایت تقویٰ شعار۔ سادہ۔ منکسر المزاج اور بے لوث دنیا کی خدمت کرنے والے واقف زندگی تھے اور آخر وقت تک خدمت سلسلہ کے مناصب جلیلہ پر فائز رہے۔

صاحبزادہ صاحب ممدوح کی سوانح کا سب سے ایمان افروز پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ کو جن مبشر پیش خبریوں سے نوازا تھا ان میں سے بیشتر (خدائی خبریں) آپ کے اس خوش نصیب بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی ذات میں پوری ہوئیں۔

اس ایمان افروز تفصیل کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 12۔ دسمبر 1997ء میں فرمایا کہ اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات ایک باپ کے متعلق بعض بشارتیں ہوتی ہیں لیکن اس کے بیٹے کے حق میں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق بعض بشارتوں کے بارہ میں مجھے پورا یقین تھا کہ وہ آپ کے بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی ذات میں پوری ہو رہی ہیں۔

چنانچہ حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں بشارتیں (اللہ نے آپ کو خلاف توقع لمبی عمر عطا کی اور (اللہ نے آپ کو خلاف توقع صاحب امر یعنی بنایا) (تذکرہ ص 666۔667 طبع اول 1935ء) کا ذکر کر کے فرمایا کہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے نہ ہی غیر معمولی عمر پائی اور نہ ہی آپ امیر بنائے جاتے رہے۔ لیکن آپ کے یہ بیٹے حضرت مرزا منصور احمد صاحب نے ساڑھے چھیاسی سال کی لمبی عمر پائی۔ جبکہ کئی بار آپ پر شدید دل کے حملے اور دیگر عوارض کے حملے ہوتے رہے لیکن ہر بار خلاف توقع صحت یاب ہوتے رہے۔ اور اس طرح خدائی بشارت کے مطابق خلاف توقع لمبی عمر پائی۔

اسی طرح امامت ثالثہ میں بھی اور امامت رابعہ میں بھی متعدد بار امیر بنائے جاتے رہے اور مجموعی طور پر کل 45 مرتبہ امیر مقرر کئے۔

حضرت بانی سلسلہ کا ایک اور کشف ہے جس میں حضرت صاحب نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں فرمایا۔

"اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔" (تذکرہ ص 639 طبع اول 1935ء)

حضرت صاحب نے فرمایا۔ (امام جماعت) ہی مرکز سلسلہ میں امیر مقامی ہوتا ہے۔ لیکن ربوہ سے میری (نقل مکانی) کے بعد میرے حکم سے حضرت مرزا منصور احمد صاحب کو ربوہ کا امیر مقامی مقرر کیا گیا۔ اس طرح حضرت بانی سلسلہ کی نمائندگی میں میری طرف سے حضرت مرزا شریف احمد کے بیٹے کو اپنی جگہ بٹھانا' واقعاتی لحاظ سے ثابت کر رہا ہے کہ یہ دونوں بشارتیں یعنی "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔ اور (خلاف توقع امارت ملنا) نہایت صفائی کے ساتھ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی ذات ہی میں پوری ہوئی ہیں۔

اسی طرح ایک اور رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ

رؤیا میں حضرت (بانی سلسلہ) نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا "وہ بادشاہ آیا۔ دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ آگے فرماتے ہیں "قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کرے۔" (حوالہ ایضاً)

حضرت صاحب نے فرمایا

حضرت صاحب مرزا منصور احمد صاحب جس جرات اور بہادری کے ساتھ تائید حق اور باطل کو رد کرنے والے تھے بہت ہی کم میں نے دیکھے ہیں۔ امامت کے متعلق اور میری ذات کے متعلق کسی نے اگر غلط اشارہ بھی کیا ہو تو اس کے خلاف شدید رد عمل دکھاتے تھے۔ اور امامت کے حق میں سونتی ہوئی ایک تلوار کی طرح تھے۔

حضرت صاحب نے جس رنگ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی بلند مرتبہ روحانی شخصیت پر روشنی ڈالی ہے اس سے آپ کی وفات کا صدمہ مزید گہرا ہو گیا ہے ہر سہ مرکزی انجمنوں کے ممبران بشمول اہالیان قادیان و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان۔ نیپال۔ سکم و بھوٹان' اس صدمہ اور گہرے غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب کے درجات میں بلند فرمائے اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہمارے یہ جذبات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع' حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ اور آپ کے صاحبزادہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب جنہیں اب حضرت صاحب نے ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ مقرر فرمایا ہے اور آپ کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منور علی شاہد

روزنامہ صداقت 10-جنوری 1998ء کے شکریہ کے ساتھ

چوہدری محمد ظفراللہ خاں

سابق وزیر خارجہ پاکستان

آزادی کی گولڈن جوبلی منارہی ہے اس سلسلے میں جو پروگرام تاحال دیکھے اور سنے گئے ہیں ان میں بدقسمتی سے اکثریت موسیقی کے پروگراموں کی ہے حالانکہ آزادی کی یہ نعمت گیتوں کی بدولت نہیں بلکہ عزتوں جانوں اور مالوں کی بے شمار اور ان گنت قربانیوں کی بدولت حاصل ہوئی ہے اس آزادی کے حصول میں برصغیر کی بعض انفرادی طور پر شخصیات کو غیر معمولی خدمات مسلمانان ہند کی توفیق ملی ہے اور یہ توفیق صرف ملکی آزادی کی حد تک ہی نہ رہی دیگر بعض اور بھی مسلم ممالک کی آزادی کی جدوجہد میں شامل ہونے کی سعادت تھی قیام پاکستان کی جدوجہد تحریک پاکستان میں شامل ایسے ہی رہنماؤں میں چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب بھی شامل ہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل خاص سے محترم سر ظفراللہ خان صاحب کو ایسے غیر معمولی اعزازات سے نوازا ہے جس پر پوری قوم کو بجا طور پر فخر محسوس کرنا چاہئے اور انہی کی جدوجہد اور حقیقی وکالت کے نتیجہ میں بعض اسلامی ممالک کی آزادی کی تحریک بھرپور انداز میں اقوام متحدہ کے سامنے پیش ہوئی اور مثبت نتائج بھی برآمد ہوئے۔

چونکہ چوہدری محمد سر ظفراللہ خان صاحب کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اسی بناء پر آج گولڈن جوبلی کے موقع پر ملک کے تمام سرکاری پرائیویٹ اداروں اور اخبارات نے ان کی قومی خدمات کو بالکل ظالمانہ طریق سے نظرانداز کیا ہے اور اسی طرح تعصب تنگ نظری کو فروغ دیا ہے لیکن اس کے باوجود تاریخی حقائق تاریخ میں محفوظ ہیں جن کو کوئی بھی کسی طرح سے ختم نہیں کر سکتا اور نہ جھٹلا سکتا ہے۔

پاکستان کے مشہور ادیب ' نقاد اور مورخ رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں کہ "چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر کہا جاتا ہے لیکن یہ گمراہ کافر شخص بغیر شرمائے داڑھی بھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے ایوان میں علی الاعلان عبادت کرتا ہے جمپر کا قیامت خیز ریلوے کا حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی عبادت ادا کر رہا تھا۔"

تحریک پاکستان کا یہ نامور رہنما پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ اور بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے دست راست اور ساتھی جنرل اسمبلی کے صدر عالمی عدالت انصاف کے صدر' کی حیثیت سے اپنی خداداد صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے والے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ہیں۔

چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب 6 فروری 1893ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجوایشن کی اعلیٰ تعلیم لنکنز کالج لندن اور لنکنز ان سے قانون کی اعلیٰ ڈگری بار ایٹ لاء حاصل کی ایل ایل بی کے امتحان میں یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی آپ پہلے ہندوستانی تھے جنہوں نے یہ اعزاز حاصل کیا 1926ء میں پنجاب کونسل کے رکن منتخب ہوئے تینوں گول میز کانفرنس میں شرکت کی ہندوستان کی آزادی کے سلسلہ میں گول میز کانفرنس کے اختتام پر جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی چوہدری صاحب ان میں شامل تھے 1935ء میں وائسرائے ہند کونسل میں مستقل تقرر ہوا 1940ء میں یہ تقرری دوبارہ ہوئی 1945ء میں ہندوستان کی آزادی سے متعلق رائل انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئر میں زبردست تقریر کی جس کی صدائے بازگشت تمام ہندوستان میں سنی گئی۔

چوہدری صاحب سادگی' میانہ روی ' اور انکساری کی ایک ایسی منفرد شان رکھتے تھے کہ جن کا مظاہرہ اس وقت کا کوئی دوسرا قومی لیڈر نہ کر سکا تھا اپنی زبان اور اپنے تمدن سے ان کو خاص اور گہرا لگاؤ تھا اپنے وطن کے لباس سے خاص طمانیت محسوس کرتے تھے۔

محترمہ شہزادی عابدہ سلطان آف بھوپال چوہدری صاحب کی سادگی کے متعلق اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ بیان کرتی ہیں کہ 1954ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندہ وفد میں شامل ہو کر امریکہ جانے کا موقع ملا تو حسب معمول ہوٹل میں وفد ٹھہرا میرا ہوٹل میں دل نہ لگا اور اجنبیت سی محسوس ہوئی دو دن کے بعد خیال آیا کہ ہمارا اقوام متحدہ کا پاکستانی دفتر کہاں ہے تو وہاں جا کر کمرہ تلاش کر لوں اور سو جایا کروں اسی خیال سے دفتر جا کر اوپر سے نیچے تک دفتر کا جائزہ لیا لیکن خاموشی کے ساتھ چوتھی منزل کے اوپر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا اس میں ایک ٹوٹا پھوٹا سا پلنگ تھا اور دوسری تمام ضروریات بھی اچھی طرح مہیا نہ تھیں میں نے کمرہ کی حالت دیکھ کر سوچا کہ شائد یہ چوکیدار کا کمرہ ہو گا لیکن میری حیرت اور تعجب کی انتہا نہ رہی جب مجھے بتایا گیا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ ظفراللہ خان کا کمرہ ہے مجھے بہت برا لگا کہ یہ کیا ہے یہ تو ہماری بدنامی کا مسئلہ ہے میں نے پھر پوچھا کہ ملاقات وغیرہ کہاں کرتے ہیں اس پر ان کو بتایا گیا وہ دفتر میں کر لیتے ہیں اس کمرہ میں صرف سونے کی غرض سے آتے ہیں اب ظفراللہ خان صاحب سے چونکہ برسوں کی دوستی تھی اور بے حد بے تکلفی تھی لہٰذا پہلی فرصت میں میں نے ان سے جھگڑا کیا اور کہا کہ اس طرح رہنے سے عار محسوس نہیں ہوتی اس پر چوہدری صاحب مسکرائے اور کہنے لگے کہ "آپ اسے کیا سمجھیں ہیں" میں نے کہا یہی کہ آپ پیسے بچاتے ہیں اور اپنی جگہ کی بجائے ایسی جگہ پر رہتے ہیں اگر کوئی دیکھے یا سنے یا تو کیا کہے کہ پاکستانی وزیر خارجہ ایسی جگہ پر قیام کرتے ہیں اس پر چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ میں اپنی ذات پر دو ڈالر یومیہ خرچ کرتا ہوں خواہ وہ ٹیکسی پر خرچ ہو جائیں یا کھانے پر کیونکہ میں سگریٹ شراب کا شوق نہیں رکھتا صبح دوپہر شام کا کھانا یہاں سے مل جاتا ہے اب ہوٹل میں جا کر میں کیوں کھانا کھاؤں مجھے جو الاؤنس ملتا ہے میں دو ڈالر اپنے خرچ کے لئے رکھ کر باقی رقم رفاہی کاموں کے لئے دے دیتا ہوں۔

محترمہ لکھتی ہیں کہ اس کے بعد میرے دل میں ان کی عزت و احترام پہلے سے بھی بڑھ گیا تھا۔ چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب کی یہ ذاتی زندگی کے یہ محض چند نمونے تھے اب اگر تحریک پاکستان کے سلسلہ میں ان کی مساعی پر قلم اٹھایا جائے تو اس کے لئے سینکڑوں صفحات کی ضرورت ہو گی تاہم چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

باؤنڈری کمیشن میں مسلم حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد' 30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال کے لئے ایک حد بندی کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا گیا جس کی صدارت سر ریڈ کلف کو سونپی گئی تھی مسلم لیگ کے کیس کے لئے یہ اہم ذمہ داری قائد اعظم نے غور و فکر کے بعد چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو سونپ دی چوہدری صاحب نے انتہائی مشکل حالات اور تیاری کے مختصر ترین وقت کے باوجود مسلم اقلیت کے حقوق کی ترجمانی کا حق ادا کیا 26 تا 30 جولائی 1947ء تک حد بندی کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا نقطہ نگاہ غیر معمولی قابلیت سے نمایاں کر دکھایا آپ کی فاضلانہ مدلل بحث ریڈ کلف ایوارڈ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے اور شائع شدہ ہے۔

کمیشن کے اختتام پر جناب حمید نظامی نے اپنے اخبار نوائے وقت لاہور یکم اگست 1947ء کی اشاعت میں چوہدری صاحب کی اس فقید المثال قابلیت کو سراہتے ہوئے لکھا کہ "کوئی چار دن تک چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی سے اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفراللہ خان نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا ہے کہ ان کی طرف سے حق انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریق سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے سر ظفراللہ کو تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی سے ادا کیا ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکر گزار ہوں گے۔"

اس طرح جسٹس محمد منیر جو ریڈ کلف ایوارڈ میں مسلمانوں کی طرف سے ممتاز کارکن تھے اور فسادات پنجاب 1953ء کی تحقیقاتی عدالت کے صدر تھے اپنی عدالتی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ

"عدالت ہذا کا صدر جو اس باؤنڈری کمیشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکر و اطمینان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھیں یہ حقیقت باؤنڈری کمیشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ شوق سے ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات انجام دیں اس کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالتی تحقیقات میں ان کا ذکر جس انداز سے کیا ہے وہ قابل شرم ناشکرے پن کی بات ہے۔"

> ### ایک اچھی بات
> دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔

اس وقت جب کہ برطانوی حکومت تمام اختیارات ہندوستان کو سپرد کرنے کا اعلان کر چکی تھی اٹیلی حکومت اور وزارتی مشن کے فارمولے کے مطابق انتقال اقتدار ابتداء صوبوں کو ہونے والا تھا اور صوبہ پنجاب میں مسلم لیگ کی بجائے یونینسٹ وزارت قائم کر دی جس کی موجودگی میں اس صوبہ کے پاکستان میں آنے کا امکان قطعی طور پر مخدوش تھا اسی لئے قائداعظم اور دوسرے تمام مسلم لیگی اکابر سر خضر حیات خاں وزیر اعلیٰ یونینسٹ حکومت سے مذاکرات کر چکے تھے لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا تھا۔

اس انتہائی نازک اور پریشان کن موقع پر محمد ظفراللہ خان صاحب لاہور تشریف لائے ملک خضر حیات کو مشورہ دیا کہ وہ مستعفی ہو کر مسلم لیگ اور پاکستان کے لئے راستہ صاف کریں چنانچہ آپ کی تحریک پر 12 مارچ 1947ء کو خضر حیات وزارت سے مستعفی ہو گئے جس پر مسلمانان ہند نے جشن مسرت بنایا۔

اخبار "ٹریبون" 5 مارچ 1947ء کی اشاعت میں خبر تھی کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ خضر حیات صاحب نے یہ فیصلہ ظفراللہ خان صاحب کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق کیا ہے اسی طرح اخبار "ملاپ" مورخہ 20 فروری 1951ء کو لکھتا ہے کہ "یہ ایک واضح بات ہے کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے خضر حیات کو مجبور کر کے استعفیٰ دلایا خضر حیات کا استعفیٰ مسلم لیگی وزارت بننے کا پیش خیمہ تھا اگر خضر حیات کی وزارت نہ ٹوٹتی تو پنجاب کی حالت آج یہ نہ ہوتی۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی پاکستان کی تحریک آزادی کے ساتھ ساتھ دیگر مسلم ممالک کی آزادی میں بھی نمایاں حصہ رہا ہے اس سلسلہ میں شمالی افریقہ کے مسلم ممالک لیبیا' تیونس' الجزائر' مراکش ایسے ممالک میں سرفہرست ہیں اسی طرح صومالیہ' سوڈان' ممالک کے مسائل اور مصر سے نہر سویز پر قبضے کے دوران برطانوی فوج کی واپسی کا مسئلہ پر عالم عرب اور عالم اسلام کی زبردست حمایت کی اور اقوام متحدہ میں بھرپور تقاریر کیں جس کے نتیجہ میں آپ کو عرب ممالک کا ترجمان کہا جانے لگا اور اس کے ساتھ عرب ممالک میں لوگوں نے اپنے بچوں کے نام "ظفراللہ" رکھنے شروع کر دیئے تھے آپ کی انہی خدمات کے پیش نظر مراکش کے شاہ کی طرف سے مراکش کا اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا اسی طرح ایشیائی علاقہ سے پہلے شخص تھے جو 1970ء میں عالمی عدالت انصاف کے صدر چنے گئے اسی طرح ایک دفعہ جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کے صدر بھی بنے۔

محترم جسٹس جاوید اقبال سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ بیان کرتے ہیں کہ "جب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایف آر سی پی فزیشن فضل عمر ہسپتال ربوہ

مکرم منظور احمد صاحب قریشی

27 ستمبر 1996ء کو یہ عاجز حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ہمراہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ہر دلعزیز پروگرام "ملاقات" میں حاضر خدمت تھا۔ سوال و جواب کی اس محفل کے دوران حضرت صاحب نے ازراہ شفقت میرے والد صاحب کا تذکرہ بہت احسن رنگ میں فرمایا اور مجھے ان کا تعارف کروانے کا ارشاد فرمایا جو کسی حد تک میں نے اس وقت عرض کیا لیکن مجھے خیال پیدا ہوا کہ ازدیاد ایمان کی خاطر میں کسی قدر تفصیل سے والد صاحب کے تعلق میں کچھ تحریر کروں۔

میرے والد مکرم منظور احمد صاحب قریشی 1913ء میں الور راجپوتانہ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا وہاں کی پلٹن میں ملازم تھے اور ہمارے آباء کا کئی پشتوں سے سپہ گری کا پیشہ تھا۔ ہمارے دادا کی تین بیویاں تھیں۔ سب سے بڑی بیوی کے میرے والد لڑکے تھے اور ان کی کثیر اولاد میں سے صرف اکیلے ہی ایک ہمشیرہ کے علاوہ زندہ بچے تھے۔ دوسری بیوی کے لڑکے ہمارے تایا عبدالشکور قریشی تھے۔ ان کی والدہ بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھیں اور ہماری دادی نے انہیں پالا تھا۔ سب سے چھوٹی بیوی کے کئی بچے تھے لیکن ان میں سے صرف ایک لڑکا شجاع اللہ قریشی صاحب احمدی ہوئے۔

ہمارے خاندان میں احمدیت کے آغاز کی داستان بھی دلچسپ ہے۔ ہمارے دادا کو اپنے بچوں کی تعلیم کا بہت فکر تھا اور ان کی خواہش تھی کہ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ فوج میں ملازمت کی وجہ سے ان کی پلٹن سفر اور جنگوں پر رہتی تھی اور بچوں کی تعلیم کی طرف وہ خاطر خواہ توجہ نہیں دے سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ اپنی پلٹن کے ڈاکٹر صاحب سے کیا۔ ڈاکٹر صاحب احمدی تھے۔ انہوں نے دادا جان کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اپنے لڑکے کو قادیان تعلیم کے لئے بھجوا دیں تو وہ پڑھ جائے گا۔ چنانچہ ہمارے دادا تعلیم الاسلام سکول دیکھنے کے لئے قادیان گئے۔ بچوں کے نظم و ضبط اور نیکی کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے ملاقات کی' کچھ نذرانہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اور بچے کو قادیان داخل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ ہمارے تایا مکرم عبدالشکور قریشی صاحب نے اپنی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ وہیں سے میٹرک پاس کیا اور زمانہ طالب علمی کے دوران ہی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہمارے تایا نے اجمیر میں ریلوے کی ملازمت اختیار کر لی۔ میرے والد صاحب کی تعلیم میں بھی دادا جان کو دشواری پیش آ رہی تھی اس لئے ان کی تعلیم کے لئے انہیں تایا جان کے پاس اجمیر بھیج دیا اور یہاں پر بھائی کی کڑی نگرانی میں والد صاحب نے 1933ء میں میٹرک پاس کر لیا اور فوج میں ملازم ہو گئے۔ ہمارے تایا کا بیعت کے بعد قادیان سے گہرا رابطہ تھا۔ الفضل باقاعدگی سے آیا کرتا تھا اور والد صاحب کو ہدایت تھی کہ اپنی اردو بہتر بنانے کے لئے باقاعدگی سے الفضل کے مضامین پڑھیں۔ پھر قادیان سے آنے والے بزرگ جب بھی اجمیر آتے تو ہمارے تایا کے گھر مہمان ٹھہرتے۔ چنانچہ حضرت نیر صاحب کا ان کے گھر آنا مجھے بھی یاد ہے۔ اسی دوران ہمارے تایا کا دوسرا رشتہ ایک مخلص احمدی خاندان میں ہو گیا۔ چونکہ ان کی پہلی بیوی چھوٹے چھوٹے تین بچے چھوڑ کر فوت ہو گئی تھیں ان میں سے ایک بچے کا نام عبداللطیف تھا۔ تایا جان کی خواہش تھی کہ یہ بچہ مربی بنے چنانچہ انہوں نے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروانے کے لئے میرے والد صاحب کے ہمراہ قادیان بھیجا۔ والد صاحب قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرے۔ حضرت امام جماعت الثانی سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا ان پر گہرا اثر ہوا اور انہوں نے بیعت کر لی۔ اس وقت سے والد صاحب کا امامت کے ساتھ گہرا تعلق قائم ہو گیا۔

میرے والد صاحب کا رشتہ بھی تایا جان کی راہنمائی میں طے پایا۔ چنانچہ ہماری تائی جان نے جو میری خالہ بھی تھیں اپنی چھوٹی بہن کا رشتہ والد صاحب کے لئے تجویز کیا اور حالانکہ تہذیب و تمدن اور مالی حالات میں دونوں خاندانوں میں بہت تفاوت تھا لیکن صرف احمدیت کے ناطے سے یہ رشتہ منظور ہو گیا۔ اور یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں کچھ اپنی والدہ کے خاندان کے متعلق بھی تحریر کروں۔ میری والدہ کے دادا حضرت شیخ عبدالرشید میرٹھی زمیندار حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے اور خود 1891ء میں میرٹھ سے قادیان حاضر ہوئے اور آ کر دستی بیعت کی تھی۔ آپ میرٹھ کے رئیس تھے۔ نہایت عالم فاضل تھے۔ کلام الٰہی سے بہت محبت کرنے والا خاندان تھا اور کثرت سے خاندان کے مرد اور عورتیں کلام الٰہی حفظ کیا کرتی تھیں۔ آپ صاحب رؤیا و کشوف تھے آپ شاعر بھی تھے اور میری والدہ کو اپنے دادا کا کلام آج تک یاد ہے۔ آپ کی اہلیہ نے بھی حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی تھی اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے بہت تعلقات تھے۔ ہماری والدہ کی یہ دادی تھیں اور ان کی دوسری بہن بھی رفقاء میں شامل تھیں اور ان کی شادی حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر سے ہوئی تھی اور وہ قادیان میں رہا کرتی تھیں۔ اور کلثوم کبریٰ کے نام سے مشہور تھیں۔ ان کے تین بچے تھے جن میں سے ایک حضرت مولانا عبدالمالک خان تھے اور اس طرح یہ میری والدہ کے چچا تھے۔ میری والدہ کے نانا حضرت منشی فیاض علی قریشی کپورتھلوی تھے وہ حضرت بانی سلسلہ کے اولین رفقاء میں سے تھے اور انہوں نے 1889ء میں بیعت کی۔ خصوصی رفقاء میں ان کا نام حضرت بانی سلسلہ نے گیارھویں نمبر پر لکھا ہے۔ اور کئی کتب میں ان کا تذکرہ فرمایا ہے۔ چنانچہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے بزرگ خاندان میں جو نیکی' تہذیب و تمدن اور مال و دولت کے اعتبار سے چوٹی کے خاندانوں میں سے تھا میرے والد صاحب کا رشتہ صرف احمدیت کی وجہ سے ہوا۔

1939ء کا جلسہ سالانہ احمدیت کی تاریخ میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سال امامت ثانیہ کو 25 سال مکمل ہوئے تھے اور یہ سلور جوبلی کا جلسہ کہلاتا ہے جو بڑی شان سے منعقد ہوا۔ ہمارا تمام خاندان اس جلسہ میں شریک ہوا۔ تایا جان اپنی بیوی بچوں کے ہمراہ' میرے والد صاحب اپنی نوبیاہتا بیوی کے ہمراہ اور دوسرے تایا شجاع اللہ صاحب بھی جنہوں نے اس سال بیعت کی وہ بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد ہمارے دادا کو پتہ چلا کہ تینوں بیٹے احمدی ہو گئے ہیں۔ وہ گھبرائے ہوئے شہر کے مولوی کے پاس گئے اور مشورہ کیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے یہ تو پکے کافر ہو گئے ہیں اور ان کا علاج صرف یہی ہے کہ انہیں گھر سے نکال دو اور جائیداد سے عاق کر دو۔ جب انہیں تکلیف پہنچے گی تو خود ہی واپس ہو جائیں گے۔

اس وقت میرے والد اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ میرے تایا شجاع اللہ صاحب اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ دادا جان کی حویلی میں رہا کرتے تھے۔ چنانچہ دادا جان نے دونوں کو اپنے گھر سے نکال دیا اور دونوں بھائیوں نے شہر سے دور ایک مکان کرائے پر لے کر رہنا شروع کر دیا۔ پھر دادا جان نے شہر کی جامع مسجد میں جمعہ کے بعد اعلان کروا دیا کہ میں نے اپنے لڑکوں سے ان کے قادیانی ہو جانے کی وجہ سے تعلق توڑ لیا ہے۔ اور انہیں اپنی جائیداد سے عاق کر دیا ہے۔

اس طرح میرے والد صاحب کو دنیاوی ایک سہارا جو حاصل تھا وہ ٹوٹ گیا۔ فوج کی نوکری کی وجہ سے انہیں اکثر سفر پر رہنا پڑتا تھا۔ جنگ عظیم دوئم شروع ہو چکی تھی۔ محاذ جنگ پر جانے کا دھڑکا بھی ہر لحہ لگا رہتا تھا۔ چھوٹے سے بچے اور بیوی کو چھوڑنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی تھی۔ دادا نے تو گھر سے نکال دیا تھا۔ کبھی اجمیر میں تایا جان کے گھر چھوڑتے تھے اور کبھی سسرال میں میرٹھ میں چھوڑتے تھے۔ غرض پریشانی کی زندگی تھی۔ اسی زمانے میں ان کی پلٹن کو محاذ پر جانے کا حکم آ گیا۔ والد صاحب نے گھبرا کر دعا کے لئے حضرت شیخ عبدالرشید کو لکھا ہمارے نانا نے جواب میں تحریر کیا کہ گھبراتے کیوں ہو مجھے تو خواب میں تمہاری پلٹن چمن بلوچستان کی طرف دکھائی گئی ہے۔ والد صاحب نے یہ خط اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو دکھایا اور انہوں نے اس بات کا بہت مذاق اڑایا۔ چند ہی دنوں کے بعد نئے احکامات آ گئے اور والد صاحب کی پلٹن چمن بلوچستان کی طرف بھجوا دی گئی۔ چنانچہ کافی عرصہ وہاں پر والد صاحب نے قیام کیا۔ لیکن جنگ کا زمانہ تھا آخر کار محاذ جنگ پر جانے کے احکامات آ ہی گئے اور والد صاحب بزرگوں کی دعاؤں کے ساتھ کراچی سے مصر اور فلسطین' سائپرس ہوتے ہوئے یونان کے محاذ پر بھیجے گئے لیکن جب والد صاحب کا جہاز آخری حملے کے لئے محاذ پر جا رہا تھا ٹھیک اسی دوران جنگ بندی کا اعلان ہو گیا اور جرمنی نے ہتھیار ڈال دیئے۔ چنانچہ جب جہاز وہاں لنگر انداز ہوا تو وہ جنگ کے لئے نہیں ہوا بلکہ جنگی قیدیوں کے قبضہ کے لئے ہوا۔ جنگ سے واپسی کے بعد کچھ عرصہ والد صاحب نے فوج کی ملازمت کی پھر 1947ء میں ملک تقسیم ہو گیا تو والد صاحب پاکستان آ گئے اور یہاں آ کر دوبارہ فوج کی ملازمت نہیں کی بلکہ مستقل طور پر لاہور میں قیام پذیر ہو گئے اور ٹائپ کا کاروبار شروع کر دیا۔

1947ء میں ایک اور واقعہ پیش آیا۔ الور شہر میں تقسیم ملک کے دوران بہت فسادات ہوئے اور مسلمان چن چن کر مار دیئے گئے اور ان کی جائیدادیں لوٹ لی گئیں۔ ہمارے دادا کے مکان پر بھی ہندوؤں نے بڑا زبردست حملہ کیا۔ تمام اسباب لوٹ لیا' مکان کو آگ لگا دی اور وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ دادا جان بڑی مشکل سے صرف ایک دھوتی باندھے اپنی جان بچا کر نکلے اور میرے والد صاحب کے بنگلے میں پناہ لی جو پلٹن کے احاطہ میں تھا اور جہاں بلوائیوں کی پہنچ نہیں تھی۔ غرض وہ جائیداد جس سے عاق کیا گیا تھا وہ کچھ دیر میں خاک میں مل گئی اور آخر کار اسی کے گھر میں پناہ ملی جس کو گھر سے نکال دیا گیا تھا۔ اور یہ واقعہ محض چند سال میں ظہور میں آیا۔ دادا جان لاہور میں بھی ہمارے گھر آئے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ مولوی صاحب نے بتایا تھا کہ تم کافر ہو گئے ہو لیکن مجھے تو تم پہلے سے بہتر لگتے ہو۔ اسی طرح عبادت کرتے ہو۔ کلام الٰہی زیادہ پڑھتے ہو' ہر لحاظ سے اچھے ہو۔ میں تم سے راضی ہوں اور اپنا عاق واپس لیتا ہوں۔ والد صاحب نے کہا اچھا تو احمدی ہو جائیں کہنے لگے بیٹا اب اس عمر میں کیا کروں گا۔

میرے والد صاحب ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے اور حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ان کے دوستوں میں ڈاکٹر بھی تھے' وکیل بھی اور بیرسٹر بھی تھے۔ اساتذہ اور پروفیسر بھی تھے۔ تجارت پیشہ لوگ بھی تھے اور سیاستدان بھی تھے۔ ان کے کاروبار کی وجہ سے بہت لوگوں سے رابطہ رہتا تھا اور جو بھی ایک دفعہ مل لیتا تھا وہ ان کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ عوام الناس سے بھی رابطہ تھا۔ ہر ایک کے کام آتے تھے۔ ہر ایک کی مدد کرتے تھے۔ غرض ایک نافع الناس وجود تھا۔ اکثر دوستوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے' لٹریچر دیتے' قادیان یا ربوہ اپنے خرچ پر لے جاتے۔ چنانچہ چند دوستوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور بعض نے ساری عمر مخالفت کی۔ جو احمدی ہوئے ان میں سے ایک بابو نصیب خان صاحب تھے جو ان کی پلٹن میں کلرک تھے۔ یہ دوست ہمیشہ والد صاحب سے ملتے رہتے تھے۔ بہت نیک سیرت بزرگ تھے۔ موصی بھی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ انہوں نے اپنی آنکھ کا اپریشن ربوہ میں کروایا تھا۔ والد صاحب ہر روز عیادت کے لئے جاتے اپنے ساتھ کچھ کھانا پکوا کر لے جاتے اور اپنے ہاتھ سے انہیں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے سب سے پہلے احمدی مجسٹریٹ

ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی (وانا) نے 25۔ نومبر 1956ء کو یہ خبر اخبارات کو مہیا کی کہ مسٹر عبدالرحیم بکری۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ جو احمدیہ جماعت کے ایک مخلص فرد ہیں کو لیگوس میں مجسٹریٹ متعین کیا گیا ہے۔ آپ دسمبر 1956ء کی یکم تاریخ سے اپنا چارج سنبھالیں گے۔

مسٹر ایس۔ او۔ بکری جو کہ مسٹر عبدالرحیم بکری کے والد محترم ہیں اور احمدیہ جماعت نائیجیریا کے پریذیڈنٹ جنرل' نے آج یعنی 25۔ نومبر 1956ء کو ایک عصرانے کا انتظام کیا تاکہ اپنے بیٹے کی تقرری پر دوستوں کے ساتھ کچھ دیر مل بیٹھیں۔ خورد و نوش کی ضیافت سے پہلے مکرم حمزہ اکونو نے کلام الٰہی کا ایک حصہ تلاوت کیا اور ان کے بعد مسٹر ایم۔ اے۔ حسینی۔ ایل۔ ایل۔ بی نے اپنے مختصر خطاب میں مسٹر عبدالرحیم بکری کو چند ایک نصائح کیں۔ آپ نے کہا کہ اب جبکہ آپ کی تقرری بطور مجسٹریٹ ہوئی ہے آپ کو چاہئے کہ آپ تمام باشندگان ملک پر اپنے عمل سے واضح کر دیں کہ آپ واقعی اس تقرری کے اہل ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس ملک میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اس اعلیٰ درجے کی تقرری تک پہنچے ہیں۔ اس لئے اب آپ کا فرض ہے کہ آپ یہ بات ثابت کریں کہ آپ کے مذہب کے لوگ ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ انہیں کسی اونچی سے اونچی پوسٹ پر لگا دیا جائے وہ ہمیشہ اپنا سکہ جما لیتے ہیں۔ مسٹر حسینی نے تمام حاضرین کو بھی یہ نصیحت کی کہ وہ مہمان خصوصی یعنی مسٹر عبدالرحیم بکری کو ہمیشہ خلوص دل کے ساتھ اخلاقی امداد پہنچاتے رہیں تاکہ وہ اپنا کام صحیح طریق پر سرانجام دے سکیں۔

مسٹر حسینی کے بعد رئیس المربیان مغربی افریقہ نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ جو بات مسٹر حسینی نے پیش کی تھی اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے رئیس المربیان صاحب نے کہا کہ وہ چاہیں گے کہ مسٹر عبدالرحیم بکری ہمیشہ خدا تعالیٰ کی مدد کے طالب رہیں۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کی انہیں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ آپ نے مہمان خصوصی کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ اگرچہ انسان تو اخلاقی مدد دینے سے ہاتھ کھینچ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کبھی ایسا نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ ان کی مدد کرے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اس کے خواہاں ہوں۔ رئیس المربیان صاحب نے پیلاطوس کی بیوی کے خواب کی طرف اشارہ کیا۔ یہ پیلاطوس وہ جج تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فیصلہ کیا تھا۔ پھر رئیس المربیان صاحب نے کہا کہ اگر ایک پیگن مجسٹریٹ کی بیوی کی خدا تعالیٰ رہنمائی کر دیتا ہے اور ایسے معاملے کے متعلق جو اس عورت کے خاوند کے سامنے پیش ہو رہا ہو تو پھر ایک دین حق کے پیرو کار مجسٹریٹ صاحب کو کیوں نہ خدا تعالیٰ سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ وہ جب بھی اس کی امداد کا طالب ہو گا اسے مہیا کی جائے گی۔ رئیس المربیان (مولوی نسیم سیفی) نے اپنے مختصر سے خطاب کا اختتام کرتے ہوئے مسٹر اے۔ آر۔ بکری سے کہا کہ جب وہ لوگوں کی اخلاقی مدد کی طرف دیکھ رہے ہوں گے انہیں اپنی نگاہ خدا تعالیٰ پر جمائے رکھنی چاہئے اور ہمیشہ اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس کی امداد کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اس کے بعد مسٹر اے۔ آر۔ بکری نے مختصر سا خطاب کیا (جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ یہ خبر ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی (وانا) نے 2۔ نومبر 1956ء کو اخبارات اور ریڈیو کو مہیا کی)

ماہنامہ خالد جون 1961

حضرت سعد الاسودؓ

حضرت سعد الاسودؓ آنحضرت ﷺ کے ایک محبوب صحابی تھے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول (اللہ ﷺ) جو لوگ یہاں موجود ہیں اور جو نہیں ہیں میں نے سب کو اپنی شادی کے لئے پیغام دیا لیکن ان میں سے کوئی بھی میرے ساتھ رشتہ داری قائم کرنے پر آمادہ و تیار نہ ہوا۔ حضرت سعد گو ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے جاذب نظر نہیں تھے لیکن آپ کا دل نور ایمان سے منور ہو چکا تھا اور یہ ایسی چیز ہے جس کے بعد کسی ظاہری حسن و جمال کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے ان کی درخواست پر ان کا نکاح حضرت عمر بن وہبؓ کی ایک خوبصورت ذکی اور حسین لڑکی سے کرا دیا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ اب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ چنانچہ آپ حضور ﷺ سے رخصت ہو کر بازار میں اپنی نئی نویلی دلہن کے لئے تحائف خریدنے تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے منادی کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا۔ یعنی اے خدا کے شاہسوارو: جہاد کے لئے سوار ہو جاؤ اور اس کے عوضانہ میں جنت کی بشارت لو۔ چنانچہ حضرت سعدؓ کا اس آواز کو سننا تھا کہ تمام ولولے اور جوش سرد پڑ گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کا خون رگوں میں دوڑنے لگا اور اپنی نئی نویلی دلہن کے لئے تحائف کا خیال ترک کر دیا اور جہاد کے لئے تلوار' نیزہ اور گھوڑا خریدا اور عمامہ باندھ کر مہاجرین کی جماعت میں پہنچے۔ آپ کو اس لباس میں کسی نے نہ پہچانا' خود آنحضرت ﷺ نے آپ کو دیکھا مگر پہچان نہ سکے۔ آپ نے میدان جنگ میں خوب شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھائے جب گھوڑے نے چلنے سے جواب دے دیا تو آستین چڑھا کر پیدل لڑنے لگے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ نے آپ کی آواز کو پہچانا اور آپ کو آواز دی۔ اے سعد! مگر آپ پر وارفتگی کا عالم طاری تھا آپ کو حضور ﷺ کی آواز کا علم ہی

باقی صفحہ 7 پر

کام سے ہے کام ہم کو نام کو ہم کیا کریں

کیا کریں اس گردشِ ایام کو ہم کیا کریں
صبح کو ہم کیا کریں اور شام کو ہم کیا کریں

زندگی تو جس طرح بھی ہو گزر ہی جائے گی
بے مزہ جینے کے اس الزام کو ہم کیا کریں

کثرتِ غم سے بھی اب تو دل بہل سکتا نہیں
راحتوں کے اک خیالِ خام کو ہم کیا کریں

یورشِ رنج و الم سے ہو تو ہو تسکینِ دل
اک' فقط اک حسرتِ ناکام کو ہم کیا کریں

حاصلِ عشق و محبت ہے یہی وارفتگی
عقلِ بد اندیش و بد انجام کو ہم کیا کریں

شعر کہہ لیتے ہیں' مقطع میں تخلص سے غرض؟
کام سے ہے کام ہم کو نام کو ہم کیا کریں

نسیم سیفی
(ماہنامہ خالد اگست 1960ء ربوہ)

گلزار احمد

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا ایک واقعہ

کافی عرصہ ہوا۔ جب میں خدام الاحمدیہ چنیوٹ کا ممبر تھا۔ اور ہمارے قائد سید سعید احمد صاحب احمدیہ بیت الالیاس چنیوٹ تھے۔ سیٹھ محمد عمر صاحب سہگل بہت مخیر تھے۔ جو ڈاکٹر شفیق احمد صاحب امیر ضلع ملتان کے والد تھے۔ نے اپنے بیٹے سلیم احمد صاحب جو ڈاکٹر صاحب سے غالباً چھوٹے تھے کی شادی کی تقریب منعقد فرمائی۔ ان دنوں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب معہ ڈاکٹر ٹلٹاک جو جرمن تھے۔ ان کے ساتھ ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان دنوں غالباً عالمی عدالت انصاف میں جج یا چیف جسٹس تھے۔ ہماری طرف سے سیٹھ صاحب کی خدمت میں تحریک کی گئی۔ کہ اس ولیمہ میں چوہدری صاحب موصوف کو دعوت دی جائے۔ کہ وہ شامل ہوں۔ انہوں نے نہایت خوشی سے اجازت دی۔ اور خرچ کے متعلق حامی بھر لی۔

خاکسار اپنے قائد سید سعید احمد صاحب احمدیہ بیت الالیاس چنیوٹ کے ساتھ ربوہ ایک درخواست لے کر جناب چوہدری صاحب کی کوٹھی دارالصدر حاضر ہوئے ان کی طرف سے درخواست پر ایک بہت انکسار اور اطاعت شعاری سے تحریر کیا گیا۔ کہ اس وقت میں ربوہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے سایہ عاطفت میں ہوں۔ اگر حضرت صاحب اجازت عطا فرمائیں۔ تو میں شامل ہونے کے لئے جا سکتا ہوں۔ لہٰذا ہم وہ درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے قصر امامت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے نہایت ذمہ داری کا بوجھ ہمارے کمزور کاندھوں پر ڈال کر اس فقرہ کے ساتھ اجازت دے دی۔ "اگر حفاظت کا انتظام ہو تو اجازت ہے" ہم نے بسرو چشم خدا تعالیٰ کے توکل پر یہ ذمہ داری اٹھائی۔ اور اجازت مل گئی۔ وہ خود معہ ڈاکٹر ٹلٹاک چنیوٹ تشریف لائے۔ اور ایک بہت پر معارف مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ جو چنیوٹ کی تاریخ میں ایک منفرد واقعہ ہے۔ معززین شہر بھی کافی تعداد میں مدعو تھے۔ جو بہت متاثر ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

توہین رسالت قانون عیسائیوں اور احمدیوں کے خلاف ہتھیار ہے۔ امریکہ

عیسائی دنیا کی مظلوم ترین قوم ہے

پاکستان سمیت تمام ایسے ممالک کی امداد بند کردی جائے جو اقلیتوں کو مکمل تحفظ اور آزادی فراہم نہیں کرتے

امریکی وزیر خارجہ نے کانگریس کی خصوصی کمیٹی کی رپورٹ صحافیوں کو پیش کردی، سعودی عرب، ایران، افغانستان، سوڈان اور انڈونیشیا پر بھی تنقید

واشنگٹن امریکی کانگریس کی ایک تازہ ترین رپورٹ میں پاکستان پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ وہ مذہبی اقلیتوں سے حکومتی سطح پر ناروا سلوک رکھتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق وزیر خارجہ مسز میڈلین نے کانگریس کی ایک خصوصی کمیٹی کی عالمی سطح پر مذہبی عدم رواداری کے موضوع پر رپورٹ گذشتہ روز یہاں صحافیوں کو پیش کی رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ عیسائی دنیا بھر میں مظلوم ترین اقلیت ہیں انہیں سب سے زیادہ مذہبی تعصب کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ رپورٹ میں پاکستان ایسے ممالک کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے جہاں عیسائی اقلیت سے امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے ان پر تشدد کیا جاتا ہے اور ملکی قوانین کے تحت ہراساں کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کانگریس کمیٹی نے توہین رسالت قانون کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ اس متنازعہ قانون کے تحت مقرر کردہ سزائے موت کو عیسائیوں اور احمدیوں کو ہراساں کرنے کے لئے بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے۔ کانگریس کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ پاکستان سمیت ایسے تمام ممالک کی امداد بند کی جائے جو اقلیتوں کو تحفظ اور مکمل آزادی فراہم نہیں کرتے۔ رپورٹ میں پاکستان کے علاوہ دیگر چند اسلامی ممالک کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے ان میں سعودی عرب، افغانستان، ایران، سوڈان اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ مزید برآں محکمہ خارجہ نے رپورٹ پر فوری کارروائی کرتے ہوئے دیگر ممالک کے ساتھ اس معاملے پر گفت و شنید کے لئے ایک مذہبی افسر مقرر کیا ہے امریکی محکمہ خارجہ کی تاریخ میں اس نوعیت کی یہ پہلی تقرری ہے۔

(روزنامہ دن لاہور 27۔ جنوری 1998ء)

ooo

بقیہ صفحہ 4

کھلاتے تھے۔ یہ تو احمدی دوستوں کے ساتھ سلوک تھا۔ غیر از جماعت دوستوں سے بھی محبت کا سلوک تھا۔ ان کے ایک اور دوست دہلی کے اعلیٰ خاندان کے رہنے والے تھے اور پوسٹ آفس میں کام کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے پرانے دوست تھے اور الور شہر سے والد صاحب کی دوستی تھی۔ بلکہ والد صاحب کو عاق کروانے اور گھر سے نکلوانے میں ان کا بھی حصہ تھا کیونکہ انہی کے رشتہ دار الور کی جامع مسجد کے خطیب تھے۔ لاہور آنے کے بعد تعلقات قائم رہے۔ ہمیشہ انہیں دعوت الی اللہ کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ وہ صاحب کسی مقدمہ میں پھنس گئے اور ملازمت سے معطل ہو گئے۔ تنخواہ بند ہو گئی۔ اس تمام عرصہ میں ہر روز انہیں کچھ رقم گھر کے خرچ کے لئے دیا کرتے تھے۔ پھر انہیں قید کی سزا ہو گئی تو ان کے اہل و عیال کو باقاعدہ خرچ کے لئے رقم دیتے تھے اور آخری دم تک ان کے ساتھ محبت کا تعلق رکھا۔

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور ہر زمانے اور ہر حال میں دعوت الی اللہ سے رکتے نہ تھے۔ جنگ کے بعد یونان کے ایک جزیرے میں مقیم تھے اور کچھ جرمن ان کے قیدی تھے۔ ان میں سے ایک جرمن کئی زبانیں جانتا تھا اور انگریزی بھی اچھی سمجھتا تھا اسے دعوت الی اللہ شروع کی۔ ابا جان کے پاس اس زمانے میں The Sunrise رسالہ باقاعدگی سے آیا کرتا تھا وہ بھی اسے پڑھنے کے لئے دیتے تھے۔ اس جرمن کا نام Karle Khone تھا۔ چنانچہ وہ احمدی ہو گیا اور حضرت امام جماعت الثانی کی بیعت کی۔ اس کا نام عبداللہ رکھا گیا۔ اس کا ارادہ قادیان آنے کا تھا۔ چنانچہ قید سے رہائی کے بعد وہ جرمنی واپس گیا پھر لندن آیا تاکہ ہندوستان آ سکے۔ لیکن پھر اس کی شادی ہو گئی اور اس کا رابطہ جماعت سے ٹوٹ گیا۔ والد صاحب اسے اکثر یاد کیا کرتے تھے۔ اپنے غیر از جماعت رشتہ داروں کو بھی مسلسل دعوت الی اللہ کرتے رہے لیکن افسوس کہ ان تین لڑکوں کے علاوہ ہمارے دادا کی اولاد میں سے کوئی احمدی نہ ہوا۔ والد صاحب

کو جماعتی کاموں کے کرنے کا بہت جوش اور جذبہ تھا۔ سالہا سال تک لاہور کے حلقہ سول لائنز میں محصل کے فرائض انجام دیتے رہے۔

1953ء میں احمدیوں کے خلاف پنجاب اور خاص طور پر لاہور میں بہت فسادات ہوئے۔ حکومت نے فسادات کی وجہ معلوم کرنے اور آئندہ کے لئے اس کا سدباب کرنے کے لئے ایک اعلیٰ تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جس کے ممبر عدالت کے دو جج جسٹس منیر اور جسٹس کیانی تھے۔ اس کمیشن کے روبرو تمام متعلقہ افراد کے بیانات تحقیقات کے لئے داخل کئے گئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا بیان امام جماعت احمدیہ کی حیثیت سے داخل کروایا گیا۔ اس بیان کی تیاری کے لئے ٹمپل روڈ لاہور میں جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تمام احباب جمع تھے۔ والد صاحب کو بھی بلوایا گیا۔ اپنا تمام ساز و سامان اٹھا کر والد صاحب کوٹھی پر چلے گئے اور پھر کئی دن اور رات وہیں قیام پذیر رہے اور بالآخر کام کے اختتام پر واپس آئے۔ ان واقعات کا علم مجھے ان بزرگوں کی زبانی ہوا جو اس موقع پر وہاں موجود تھے اور کبھی کبھی میرے والد صاحب کا ذکر خیر میرے سامنے کر دیتے ہیں ورنہ والد صاحب کی زندگی کے اس پہلو کا مجھے علم نہیں تھا۔

ان کی اولاد میں صرف میں ہی ایک بچہ ہوں اور میری تربیت کی انہیں بہت فکر رہتی تھی۔ باقاعدہ عبادت اور تلاوت کے علاوہ جمعہ کی بہت پابندی کرواتے تھے۔ مجھے یہ ہدایت تھی کہ جمعہ کے دن جو خطبہ بھی میں سنوں وہ گھر آ کر ایک کاپی میں تحریر کروں جس میں خطبہ دینے والے کا نام اور خطبہ کی تاریخ اور خطبہ کا متن جس حد تک اور جتنا یاد ہو تحریر کیا جائے یہ طریق کار اس وقت شروع ہوا جبکہ ابھی میری عمر صرف نو سال تھی اور حضرت امام جماعت الثانی رتن باغ لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ ان دنوں میں جمعہ بیت احمدیہ دہلی گیٹ لاہور میں ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے میں منبر کے سامنے حضرت امام جماعت الثانی کے قدموں میں بیٹھ کر بہت غور سے خطبہ سنا کرتا تھا اور پھر گھر آ کر وہ خطبہ کا معائنہ کرتے اور اس پر تبصرہ کرتے غرض خطبہ لکھنے کا یہ سلسلہ کئی سال تک چلتا رہا اور اس کی وجہ سے مجھے بات کو غور سے سننے اور سننے کے بعد اسے دوبارہ تحریر کرنے کی عادت پڑ گئی نیز دینی علوم کو سیکھنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو جزاء عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بڑے اہتمام اور باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔ مجھے ایک بھی ایسا جلسہ یاد نہیں جب کہ ناغہ ہوا ہو۔ پوری فیملی کے ساتھ جاتے تھے۔ ربوہ میں ہمارا ایسا کوئی رشتہ دار نہیں تھا جس کے ہاں ہم قیام کر سکتے اس لئے عام طور پر ہماری رہائش کسی خیمہ میں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ بیرکس میں بھی قیام ہوا۔ تمام دن جلسہ گاہ میں گزرتا تھا۔ اور رات عبادت میں۔ ہمیں جلسہ کے موقع کی خوش گپیوں کی کوئی محفل یاد نہیں۔ جلسے کی ہر تقریر کو غور سے سنتے۔ دوستوں سے سارے دن ملاقات ہوتی رہتی۔ تمام عبادات جلسہ گاہ یا بیت مبارک میں ادا ہوتیں۔ صبح کے درس میں شرکت کرتے۔ شام کے شبینہ اجلاسوں میں جاتے۔ غرض جلسہ کے ہر پروگرام میں شریک ہوتے۔ روحانی کیف اور سرور کی ایک خوشگوار کیفیت کے ساتھ لاہور کو واپسی ہوتی۔ اس امید کے ساتھ کہ اگلے سال پھر آئیں گے۔ یہ انہیں ایام کی برکت تھی کہ امامت کا مقام اور اس کی محبت دل میں جاگزیں ہوگئی۔ مرکز سلسلہ سے پیار اور اس کی ضروریات کا احساس دل میں پیدا ہوا جو کشاں کشاں اللہ کے فضل سے مجھے انگلستان سے ربوہ کھینچ کر لے گیا اور ہم اس کی فضا کا ایک جزو بن گئے۔

اب تو ربوہ میں جلسے نہیں ہوتے۔ ہماری آنکھیں اپنے بھائیوں کے پیارے چہروں کو دیکھنے کے لئے ترستی رہتی ہیں اور آنسو بہاتی رہتی ہیں۔ ہاں انگلستان کے جلسے میں شرکت کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ تن تنہا ہی آ سکتا ہوں۔ خواہش تو ہوتی ہے کہ والدہ، بیوی اور بچے بھی میرے ہمراہ جلسہ میں شرکت کے لئے آئیں لیکن مجبوری ہے۔ کسی رات اسلام آباد کے کسی بے نام سے خیمے میں رات بھی بسر کر لیتا ہوں۔ آخر شب کی عبادت میں شرکت بھی ہو جاتی ہے۔ سٹیج سے بہت دور کسی کونے میں بیٹھ کر جلسہ کی تمام تقریروں کو سنتا ہوں۔ بعض دوستوں سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے۔ یوں بچپن کی وہ حسین یادیں جو والد صاحب کے ساتھ گزریں اور جلسہ سے ان کا تعلق تھا تازہ ہو جاتی ہیں۔

غرض یہ بھی ایک طریق تھا جس کے ذریعہ انہوں نے تربیت کی اور بھی بہت سے واقعات اور حالات ہیں لیکن اختصار کی خاطر انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اپنی اولاد کی ترقی کے لئے بے حد دعائیں کرتے تھے اور ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول فرمالی ہیں۔ وفات کے وقت ان کی اولاد کی تیسری نسل شروع ہو چکی تھی اور دو پڑنواسے اور ایک پڑپوتا ان کی زندگی میں پیدا ہو چکا تھا۔

والد صاحب کی جسمانی صحت بہت اچھی تھی۔ باقاعدگی سے ورزش کرتے تھے۔ ہلکی غذا کھاتے تھے جو بہت سادہ ہوتی تھی۔ 82 سال کی عمر میں وفات پائی لیکن وفات سے تقریباً چھ ماہ پہلے تک ہلکی ورزش ہر روز صبح تلاوت کرنے کے بعد کرتے رہے۔

آپ موصی تھے اور وفات کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ کثیر تعداد میں دوست اور احباب جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے درجات بلند ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ہمیشہ اپنی رحمت کا سایہ ان پر رکھے آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 7۔ نومبر تا 13۔ نومبر 1997ء)

بقیہ صفحہ 3

چوہدری صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ بنے تو اس حیثیت سے ان کی خدمات اپنی جگہ پر ایک مثال کی حیثیت رکھتی ہیں اس دور میں پاکستان کی پالیسی یہ تھی کہ ہم اقوام متحدہ میں ایسا طریق کار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختیار کریں گے کہ جتنے اہم مسلم ممالک ہیں ان کو سامراجی طاقت سے آزادی حاصل ہو جائے اور دوسری پالیسی یہ تھی کہ اگر دو مسلم ممالک کے آپس میں اختلاف ہوں تو اس میں ہم اپنا رویہ متوازن رکھیں یہ سن ساٹھ کے لگ بھگ کی بات ہے انہوں نے الجزائر' مراکش' تیونس وغیرہ کی آزادی کے لئے کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے اور اس اعتبار سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو عملی جامہ پہنانے میں ان کی بڑی خدمات ہیں۔"

سابق چیف جسٹس پاکستان محترم جسٹس انوار الحق صاحب چوہدری ظفر اللہ خان کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ قائد اعظم چوہدری صاحب پر بہت اعتماد کرتے تھے اور یہ بات بعید از قیاس ہے کہ قائد اعظم اس اعتماد پر حق بجانب نہ ہوں قائد اعظم نے چوہدری صاحب کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے کیس پیش کرنے کے لئے منتخب کیا اور مسلم لیگ کے بہت سے بنیادی اہمیت کے معاملات میں ان پر بھروسہ کیا اور اس طرح تقسیم ہندوستان سے قبل چوہدری صاحب فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج تھے اگر وہ اس شعبہ سے متعلق رہتے تو شائد وہ پاکستان کی سپریم کورٹ کے پہلے چیف جسٹس ہوتے مگر قائد اعظم نے اپنی بصیرت یا ضرورت کے مد نظر ان کے سپرد وزارت خارجہ کا قلم دان کیا۔

آج یہ پوری قوم اس عظیم شخصیت کے ذکر کے بغیر کون سی اور کیسی گولڈن جوبلی منا رہی ہے؟ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جس نے اپنے محسنوں کو بھلایا ہے تاریخ اور وقت خود اس قوم کا مستقبل تاریک کر دیتا ہے تعصب تنگ نظری کے ساتھ اور حقیقت سے دور ہو کر گولڈن جوبلی منائیں گے تو اس قوم کا مستقبل کیسے گولڈن ہو گا؟ یقیناً نہیں ہو گا؟ جس شخص پر قائد اعظم نے اندھا اعتماد کیا اس شخص کو یہ قوم نظر انداز کر دے تو یہ قائد اعظم کی توہین نہیں تو کیا ہے؟

(روزنامہ صداقت لاہور 10 جنوری 1998ء)

OOO

بقیہ صفحہ 5

نہ ہوا اور لڑتے لڑتے خدا تعالیٰ کی راہ میں جام شہادت نوش فرمایا اور نئی نویلی دلہن کی بجائے عروس تیغ کے گلے مل کر ابدی اور سرمدی زندگی حاصل کی۔ جب رسول ﷺ کو آپ کی شہادت کی خبر ہوئی تو ان کی نعش کے پاس تشریف لائے اور آپ کا سر اٹھا کر گود میں رکھ لیا۔ اور ان کا اسلحہ اور گھوڑا آپ کی بیوہ نو عروس کے پاس بھجوا دیا۔ اور ان کی سسرال کو یہ پیغام کہلا بھیجا کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری لڑکی سے بہتر لڑکی کے ساتھ ان کی شادی کر دی۔

OOO

بقیہ صفحہ 2

دیگر تمام افراد خاندان اور حضرت بانی سلسلہ کے تمام افراد خاندان کی خدمت میں پہنچا دیئے جائیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 9۔ فروری 1998ء

12-30 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-30 چلڈرنز کارنر ورائٹی۔ تعلیمی پروگرام۔
2-00 سویڈش ڈیسک۔ جلسہ یوم والدین۔ گوٹن برگ۔ سویڈن۔ 97-8-31 حصہ اول۔
2-30 کوئز۔(-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 درس کلام الٰہی (نمبر2) جنوری 1997ء از حضرت صاحب از بیت الفضل لندن۔
4-25 چینی زبان سیکھئے۔ سبق 66۔
5-05 تلاوت۔ ملفوظات۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی۔ تعلیمی پروگرام۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 آپ کا خط ملا۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر 65۔
10-00 حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت۔ ملفوظات۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ورائٹی۔
12-00 درس کلام الٰہی (نمبر2) جنوری 97ء۔
1-30 کوئز۔(-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 سپورٹس۔ کبڈی۔ سیمی فائنل گوجرانوالہ بمقابلہ حیدر آباد۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔ سبق 41۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 ہومیوپیتھی کلاس۔ سبق 99۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 ترکی پروگرام۔
11-05 تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-30 اردو کلاس۔ سبق نمبر 197۔

ٹھیکہ اراضی صدر انجمن احمدیہ

○ صدر انجمن احمدیہ کا ملکیتی مقبوضہ زرعی رقبہ واقع موضع احمد نگر و موضع چھنی کچھی آئندہ دو سال کے لئے ٹھیکہ پر دینا درکار ہے خواہش مند احباب اپنی اپنی پیشکش 21 فروری 1998ء تک دفتر نظامت جائیداد میں بھجوا دیں۔ جمعۃ المبارک کے علاوہ دفتری اوقات میں شرائط اراضی ٹھیکہ و تفصیل اراضی دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں ٹھیکہ اراضی فی ایکڑ تحریر کیا جائے۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ بشارت احمد چوہدری ہاؤسنگ کالونی لاہور روڈ شیخوپورہ کی والدہ محترمہ تین چار ماہ سے شدید بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبد الرحمان خان صاحب بھٹی آف اولکھ بیری ضلع گورداسپور حال چک نمبر4 بھگوان پورہ تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بعمر 88 سال مورخہ 98-1-25 کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ موصوف موصی تھے جسد خاکی ربوہ لایا گیا بعد بیت المبارک میں 98-1-26 کو مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ احباب ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم چوہدری محمد ناصر صاحب ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری ضلع شیخوپورہ کی والدہ مورخہ 98-1-29 کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں ہیں۔ اگلے روز بعد از جمعہ مقامی قبرستان سانگلہ ہل میں موصوفہ کی تدفین ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ غلام فاطمہ بی بی ظلی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عبد القدیر جدران (راہ خدا میں جان قربان کرنے والے) آف قاضی احمد ضلع نواب شاہ سندھ' مورخہ یکم فروری 1998ء کو وفات پا گئیں۔ ان کی عمر 84 سال تھی۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں 2 فروری کو بعد عشاء بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔ موصوفہ 1932ء کی موصیہ تھیں جملہ احباب سے ان کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے خریداران کیلئے

○ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے خریداران و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا کہانی نمبر جو ماہ دسمبر 1997ء اور ماہ جنوری 1998ء کا اکٹھا شمارہ ہے شائع ہو چکا ہے۔ اور صرف اپنے خریداران کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جن کا چندہ ہمارے پاس موجود ہے۔ جن خریداران کا چندہ ختم ہے وہ اپنے چندہ کی تجدید کے بعد یہ رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ماہنامہ خالد ربوہ کے خریداران کیلئے

○ ماہنامہ خالد ربوہ کے خریداران مطلع رہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد کا ڈاکٹر عبد السلام نمبر شائع ہو چکا ہے۔ یہ ماہ دسمبر 1997ء کا شمارہ ہے۔ اور صرف اپنے خریداران کو جن کا چندہ ہمارے پاس موجود ہے قائدین اضلاع کے ذریعہ بھجوایا جا چکا ہے۔ جن خریداران کو نہیں ملا وہ اپنے قائد صاحب مجلس کے ذریعہ قائدین اضلاع سے رابطہ کر کے حاصل کر لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

کفالت یکصد یتامیٰ کی مبارک تحریک میں حصہ لینے والوں کے لئے ضروری

اعلان

○ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ کو کر کے اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ خزانہ صدر انجمن ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے

سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- فروری-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے لندن میں ایم کیوایم کے رہنما الطاف حسین کو یقین دہانی کرائی ہے کہ معاہدہ کراچی پر عمل ہو گا۔ اور حکومت تمام صوبوں کے ساتھ مساوی سلوک کرے گی۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے فل بنچ نے میجر کلیم اغوا کیس میں ایم کیوایم کے قائد الطاف حسین اور دیگر اہم رہنماؤں کو بری اور 3 کو رہا کر دیا ہے۔ ان پر الزام تھا کہ سادہ کپڑوں میں گشت کرنے والے 4 فوجیوں کو اغوا کر کے میجر کلیم کی ٹانگیں توڑ دی گئی تھیں۔ ایف آئی آر نامعلوم افراد کے خلاف درج کی گئی تھی۔ تفتیشی آفسر نے چالان میں ایم کیوایم کے رہنماؤں کے نام شامل کر لئے تھے۔ بعدہ خصوصی عدالت نے الطاف حسین۔ عمران فاروق۔ سلیم شہزاد۔ اور دیگر کارکنوں کو 27‘27 سال قید کی سزا سنائی تھی جبکہ حاجی جلال اشفاق چیف اور جاوید کاظمی کو 30‘30 سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ اب سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے خصوصی عدالت کے فیصلے خلاف اپیل منظور کرتے ہوئے ملزموں کو بری کر دیا ہے۔

○ کراچی میں نوگو ایریاز (ممنوعہ علاقے) ختم کرنے کے لئے رینجرز اور پولیس کی بھاری نفری نے آپریشن شروع کر دیا ہے مہاجر قومی موومنٹ کے مرکزی دفتر سمیت کئی علاقوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے۔ پولیس اور رینجرز نے مرکزی دفتر "بیت الحمزہ" کے گردونواح کی ویڈیو فلمیں بنائی ہیں ایم کیوایم کے ترجمان نے کہا ہے کہ متحدہ قومی موومنٹ کے کارکن بکتر بند گاڑیوں میں بیٹھ کر نشان دہی کر رہے ہیں۔

○ لندن میں سرمایہ کاروں سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان سرمایہ کاری کے لئے آئیڈل ہے۔ آئیں اور خود دیکھیں۔ موجودہ حکومت نے سرمایہ کاروں کو فری مارکیٹ ماحول فراہم کر دیا ہے۔ اصلاحات کے نتیجے میں محفوظ ذخائر 3 ارب ڈالر تک پہنچ چکے ہیں۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ سرمایہ کاروں نے محمد نواز شریف کی ملاقات بظاہر کامیاب رہی ہے۔

○ پنجاب حکومت نے صوبہ بھر میں 20 ہزار پی ٹی سی اساتذہ کی بھرتی کا سگنل دے دیا ہے۔

○ برطانوی سرمایہ کاروں نے موٹروے اور پی آئی اے خریدنے کی پیشکش کر دی ہے۔ مشہور برطانوی سرمایہ کار چارلس موٹروے خریدنے کے لئے 631 ملین پونڈ کی رقم نقد ادا کرنے کو تیار ہو گئے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ یوم کشمیر پر ایک طرف لوگ کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف کراچی کے ساحل پر سینکڑوں لوگ اونٹ کی سواری‘ بندر کے تماشے دیکھے۔ قیمہ بھرے پراٹھے کھانے اور کاروں میں بیٹھ کر بلند آواز سے گانے سننے میں مگن تھے۔ اندازہ ہے کہ ایک دن کی تعطیل سے پاکستان میں ڈھائی ارب روپے کا کاروباری نقصان ہوا ہے جو پاکستان کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔

○ افغانستان میں ہولناک زلزلہ میں 4000 افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہو گئے ہیں۔ صوبہ تخار میں بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ زلزلہ گذشتہ بدھ کو آیا۔ نقصانات کا علم جمعہ کو ہو سکا۔

○ روسی دھمکی اور امریکہ کے اتحادیوں کے عدم تعاون کے نتیجہ میں صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ عراق پر حملہ ضروری نہیں ہے۔ روسی صدر نے کسی بھی صورت میں عراق پر حملہ کے آپشن کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چین جاپان اور عرب اتحادیوں کو بھی امریکہ حملہ کے لئے قائل نہ کر سکا۔

○ فیصل مسجد اسلام آباد کی لائبریری کے لئے دو کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔

○ مدھیہ پردیش (بھارت) میں بچوں کی ایک بس حادثہ کا شکار ہو جانے سے 30 بچے ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ جرمنی کے دو سو سے زائد شہروں میں جرمنوں نے بے روزگاری کے خلاف مظاہرے کئے ہیں۔

○ آیت اللہ خامنہ ای کو سرکاری طور پر ایران کا مذہبی پیشوا مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ سرائے عالمگیر میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک شہری ہلاک اور پولیس کے ہاتھوں ایک ڈاکو مارا گیا۔

○ احتساب بیورو کو تحقیقات کے اختیارات ملنے کے بعد وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین اور احتساب بیورو کے چیئرمین سیف الرحمان کے درمیان جاری "جنگ" شدت اختیار کر گئی ہے۔ وزارت داخلہ نے ایف آئی اے کو احتساب بیورو کے لئے کام کرنے سے روک دیا ہے۔

○ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی بھتیجی شیریں بائی کی صاحبزادی مسز خورشید کا اکلوتا بیٹا سکندر گذشتہ دنوں صبح کے وقت پراٹھے لینے گیا تو پولیس کے ہتھے چڑھ گیا 18 سالہ سکندر پر پولیس نے اتنا تشدد کیا کہ وہ تھانے میں مر گیا۔ پولیس نے قائداعظم کے پڑنواسے کے گھر والوں سے اس کی رہائی کے لئے 50 ہزار روپے مانگے اور نہ ملنے پر نعش بطور تحفہ گھر بھجوادی۔

○ قائداعظم محمد علی جناح کے پڑنواسے سکندر کی ہلاکت پر پنجاب اسمبلی نے قرارداد مذمت منظور کی ہے ایک سینئر وزیر نے کہا کہ پورا ایوان سندھ حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔

○ پرچون کی سطح پر جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف جمعہ کے روز تمام چھوٹے بڑے شہروں میں تاجروں نے یوم سیاہ منایا۔ احتجاجی مظاہروں کے دوران ٹائر جلائے گئے۔ دھرنوں کے باعث ٹریفک معطل رہی۔ 11۔ فروری کو ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔

○ صدر مملکت رفیق تارڑ نے لاہور ہائی کورٹ میں اپنے کیس کی سماعت دو ہفتوں کے لئے ملتوی کرنے کی درخواست واپس لے لی ہے۔

○ وفاقی وزیر ریلوے سردار محمد یعقوب ناصر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ خسارہ کم کرنے کے لئے 218 ٹرینیں بند کر دی جائیں گی۔

○ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی رپورٹ کے مطابق 270 قیمتی گاڑیوں کے مالکوں کے ذمہ 8 کروڑ روپے واجب الادا ہیں۔ نادہندگان میں وزراء۔ سرکاری افسران اور سیاست دان شامل ہیں۔ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے نادہندگان کے نام نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

○ پانچ ڈاکوؤں نے جھنگ موڑ پر متعدد ٹرکوں کو لوٹ لیا ہے۔ جبکہ سرائے عالمگیر میں بینک ڈکیتی کی واردات ناکام کر دی گئی۔ ایک ڈاکو ہلاک اور دو فرار ہو گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور نواب زادہ نصراللہ خان نے حکومت مخالفت اتحاد اور تحریک چلانے پر اتفاق کر لیا ہے۔

○ آئی ایم ایف کا ایک وفد پاکستانی حکومت سے بات چیت کے لئے پاکستان پہنچ گیا ہے۔ سٹیٹ بینک سمیت تمام متعلقہ اداروں کو حقیقی اعداد و شمار فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ آئی ایم ایف کا دوسرا وفد آئندہ ہفتے آئے گا اور 208 ملین ڈالر قرضے کی دوسری قسط کا فیصلہ کرے گا قرضے کی نئی قسط کے اجراء سے قبل نئی شرائط عائد کی جائیں گی۔

○ سندھ میں گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ دریافت ہوا ہے جس سے پاکستان گیس برآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہو جائے گا۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون:
میاں عبدالمنان ناصر دوکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

جائیداد برائے فروخت
پلاٹ نمبر 12 واقع ناصر آباد ربوہ
(رقبہ ایک کنال) منظور شدہ کالونی مزجانب
گورنمنٹ گرین بیلٹ کے سامنے۔
رابطہ: صلاح الدین کوارٹر B-8 تحریک جدید
فون: 211281 ربوہ

احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
کیور یٹو میڈیسن
Phone: 771/213156 - FAX 212299

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ایمپٹی مارکیٹ
ربوہ
فون: 212508

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حب الحرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659